از عدالت عظمیٰ

دیو جی @ دیویجی شیو جی

بنام

میگنل آر اتھرنا اور دیگر

[اے کے سرکار، رگھو بر دیال اور جے آر مدھولکر، جسٹسز۔]

شراکت داری-ذیلی لیز فرم کے پارٹنر کو دی گئی-فرم کے پابند ہونے کا کوئی ارادہ نہیں-کیا فرم کے دوسرے شراکت دار ذمہ دار ہو سکتے ہیں-انڈین ایکٹ شراکت داری، 1932، دفعہ 22۔

مدعی اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے جواب دہندگان کے خلاف 57,000 روپے کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اپیل کنندہ کے پاس ایک مخصوص کالری پر مستقل لیز ہولڈ کے حقوق تھے۔ 31 جنوری 1949 کو اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 4 کو 5 سال کی مدت کے لیے کالری کا ذیلی لیز دیا۔ وہ مدعا علیہان 1، 2 اور 5 کے ساتھ مقدمے میں مدعا علیہان کے طور پر اس بنیاد پر شامل ہوئے کہ ان تینوں افراد نے مدعا علیہان نمبر 4 کے ساتھ مل کر سوراشٹر کول کنسرن کے نام سے ایک شراکت داری فرم بنائی جسے مدعا علیہان نمبر 5 کے طور پر مقدمے میں شامل کیا گیا۔ اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ تھا کہ مدعا علیہ نمبر 4 شراکت داری فرم کے لیے بے نامیدار تھا اور اس لیے تمام مدعا علیہان اس دعوے کے ذمہ دار تھے۔ جواب دہندگان 1 اور 2 نے اپیل کنندہ کے دعوے کی مکمل تردید کی۔ ان کے مطابق، مدعا علیہ نمبر 4 نے ذیلی لیز اپنی ذاتی صلاحیت میں لی تھی نہ کہ دوسرے جواب دہندگان کی طرف سے۔ جواب دہندگان 4 اور 5 جو باپ اور بیٹے ہیں، نے اپیل کنندہ کے مقدمے کو تسلیم کیا کہ لیز شراکت داری فرم کی جانب سے جواب دہندہ نمبر 4 نے حاصل کی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے تمام مدعا علیہان کے خلاف حکم نامہ منظور کیا۔ اپیل پر، ہائی کورٹ نے جواب دہندگان 1 سے 3 کے خلاف حکم نامے کو کالعدم قرار دے دیا لیکن جواب دہندگان 4 اور 5 کے خلاف اس کی توثیق کی۔

منعقد: کہ انڈین شراکت داری ایکٹ کی دفعہ 22، واضح طور پر یہ فراہم کرتی ہے کہ کسی فرم کو کسی ایکٹ یا فرم کی جانب سے کسی ساتھی کے ذریعے نافذ کردہ انسٹرومنٹ کے ذریعے پابند کرنے کے لیے، ایکٹ کیا جانا چاہیے یا انسٹرومنٹ کو فرم کے نام پر نافذ کیا جانا چاہیے، یا کسی دوسرے طریقے سے فرم کو پابند کرنے کے ارادے کا اظہار یا اشارہ کرنا چاہیے۔ ذیلی لیز پر فرم کے نام پر عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا۔ اس کیس کے حقائق پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ذیلی لیز حاصل کرنے میں۔ اس کے فریقین اس لین دین کے ذریعے فرم کو پابند کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے، اور اس لیے حکم نامہ صرف جواب دہندگان 4 اور 5 کے خلاف محدود ہونا چاہیے۔

کرمالی عبداللہ الارا کیا بمقابلہ وورا کریجی جیونجی، آئی ایل آر 39 بوم۔ 261۔ گوتھویٹ بمقابلہ ڈک ورتھ، (1810) 12 ایسٹ 421۔ متھرا ناتھ چودھری بمقابلہ سرتجکت با گیشوری رانی، 46 سی۔ ایل۔ جے۔ 362، پانڈری ویرنا بمقابلہ۔ گرانڈی ویر بھدر سوامی آئی۔ ایل۔ آر۔ 41 میڈ۔ 127. لکشمی شنکر دیو شنکر وی موتی رام وشنو رام، 6 بی ایل آر 1106 اور گوردھنداس چھوٹال سیٹھ بمقابلہ مہنت شری رگھو بیر داسی گنگا رام جی، 34 بی ایل آر 1137، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1961 کی سول اپیل نمبر 46۔ 17 جولائی کے فیصلے اور حکم نامے سے اپیل۔ 1952 کے اصل فرمان نمبر 162 سے اپیل میں پٹنہ ہائی کورٹ کی 1958۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سرجو پرساد اور ڈی این مکھرجی۔

آر سی پرساد، جواب دہندگان کے لیے نمبر 1-3۔

یکم 1 اپریل 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

مدھولکر، جے۔-یہ پٹنہ ہائی کورٹ کی طرف سے آئین کے آرٹیکل 133(1)(a) کے تحت دیے گئے ایک سرٹیفکیٹ کی اپیل ہے،اور اپیل کنندہ کی جانب سے جواب دہندگان کے خلاف دائر کیے گئے مقدمے سے پیدا ہوتی ہے۔57,000 روپے کی رقم کی وصولی۔

اپیل کنندہ کے پاس جیل گورا گووند پور کولیری نامی کولیری پر مستقل لیز ہولڈ کے حقوق ہیں اور اس نے کچھ عرصے تک خود کولیری پر کام کیا تھا۔31 جنوری 1949 کو انہوں نے کالری کا ذیلی لیز مدعا علیہ نمبر 4 کو پانچ سال کی مدت کے لیے دیا۔اس وقت، کالری میں 2803 ٹن سست اور ملبہ کوئلہ پڑا ہوا تھا،اور مدعا علیہ نمبر 4 کے ذریعہ کئے گئے ایک علیحدہ معاہدے کی شرائط کے تحت، وہ اس کوئلے کی ادائیگی کے ذمہ دار تھا۔اسے فروخت کرنے کے بعد 10 روپیہ فی ٹن۔اپیل کنندہ کے مطابق، یہ کوئلہ مدعا علیہ نمبر 4 نے فروخت کیا تھا،لیکن اسے اس کی قیمت ادا نہیں کی گئی جس کی رقم 28,030 روپے تھی۔مزید برآں، ان کے مطابق، کالری سے نکالے گئے کوئلے کے سلسلے میں جواب دہندگان کی طرف سے رائلٹی اور کمیشن ان کے واجب الادا تھے، اور ساتھ ہی 1,355/8/3 روپے بھی۔17 فروری 1949 کو ان کی طرف سے اس سے لیے گئے قرض کی وجہ سے۔اس کے ذریعے کیے گئے کل دعوے کی قیمت عارضی طور پر 57,000 روپے تھی۔وہ مدعا علیہان 1، 2 اور 5 کے ساتھ مقدمے میں مدعا علیہان کے طور پر اس بنیاد پر شامل ہوا کہ ان تینوں افراد نے مدعا علیہان نمبر 4 کے ساتھ مل کر سوراشٹر کول کنسرن کے نام سے ایک شراکت داری فرم بنائی جسے مدعا علیہان نمبر 5 کے طور پر مقدمے میں شامل کیا گیا تھا اور اب وہ ہمارے سامنے مدعا علیہان نمبر 3 ہے۔اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ تھا کہ مدعا علیہ نمبر 4 شراکت داری فرم کے لیے بے نامیدار تھا اور اس لیے تمام مدعا علیہان اس دعوے کے ذمہ دار تھے۔

جواب دہندگان 4 اور 5، جو باپ اور بیٹے ہیں، نے اپیل کنندہ کی اس دلیل کو تسلیم کیا کہ لیز پارٹنرشپ فرم کی جانب سے مدعا علیہ نمبر 4 کے ذریعے حاصل کی گئی تھی، لیکن ان کی دلیل یہ تھی کہ انہوں نے یکم 1 نومبر 1950 کو اپیل کنندہ کو اپنا لیز ہولڈ سود سونپ دیا، جسے اس نے قبول کر لیا تھا، اور اس لیے وہ یکم 1 نومبر 1950 کے بعد کی مدت کے لیے ان سے رائلٹی اور کمیشن کے حوالے سے دعوے کا حقدار نہیں تھا۔مزید برآں، ان کے مطابق، معاہدے کے وقت کوئلے میں پڑے کوئلے کا

اصل وزن نہیں تھا اور 2803 ٹن کے اعداد و شمار کو صرف ایک اندازے کے مطابق پیش کیا گیا تھا۔ان کے مطابق، ان کی طرف سے لیز کے حوالے کرنے کی تاریخ پر، 2803 ٹن سے زیادہ سست اور ملبے وغیرہ کے ساتھ ساتھ سافٹ کوک کا ذخیرہ تھا، جس میں ذیلی لیز دینے کے وقت اپیل کنندہ کی طرف سے چھوڑا گیا اسٹاک بھی شامل تھا، کیونکہ اسے فروخت نہیں کیا جا سکا تھا، اور اپیل کنندہ نے نومبر 1950 میں کالری میں پڑے پورے اسٹاک کو واجبات میں ایڈجسٹ کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد اپنے قبضے میں لے لیا۔اس لیے انہوں نے 2803 ٹن کوئلے کی قیمت ادا کرنے کی تمام ذمہ داریوں کو مسترد کر دیا۔انہوں نے اپیل گزار سے قرض لینے کی بھی تردید کی جیسا کہ اس نے الزام لگایا تھا۔

مدعا علیہ نمبر 3 کی جانب سے کوئی علیحدہ تحریری بیان دائر نہیں کیا گیا تھا، لیکن مدعا علیہان 1 اور 2، جو ٹرائل کورٹ میں مدعا علیہان 2 اور 4 تھے، نے اپیل گزار کے دعوے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔ان کے مطابق، مدعا علیہ نمبر 4 نے ذیلی لیز اپنی ذاتی صلاحیت میں لی تھی نہ کہ دوسرے جواب دہندگان کی طرف سے۔انہوں نے دعوی کیا کہ ان کے اور اپیل کنندہ کے درمیان معاہدے کی کوئی واقفیت نہیں تھی اور اس لیے۔وہ ان کے خلاف حکم نامے کا حقدار نہیں تھا۔ان کے مطابق اصل حقائق یہ ہیں کہ مدعا علیہ نمبر 4 نے اپیل گزار سے جائیداد کا ذیلی لیز لیا اور اس کی ایک انتظامی ایجنسی سوراشٹر کول کنسرن کو دے دی جس میں پہلا مدعا علیہ مالیاتی شراکت دار ہے اور دوسرا مدعا علیہ ورکنگ پارٹنر ہے۔ان کا کہنا ہے کہ یہ تشویش کبھی بھی اپیل کنندہ کی ذیلی درخواست گزار نہیں تھی۔انہوں نے کوئلے کے ذخیرے سے کوئی تعلق ہونے کی بھی تردید کی جسے اپیل کنندہ نے مبینہ طور پر چوتھے مدعا علیہ کو فروخت کیا تھا۔

ٹرائل کورٹ نے قرض کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے دعوے کو منفی قرار دیا لیکن 28.030 روپے کے دعوے کا فیصلہ کیا۔ تمام جواب دہندگان کے خلاف کوئلے کی قیمت اور اس پر کمیشن۔اس نے رائلٹی اور کمیشن کی صحیح رقم کا پتہ لگانے کے لیے ایک ابتدائی حکم نامہ بھی منظور کیا جو ذیلی لیز کی وجہ سے اپیل کنندہ کو واجب الادا ہوگا۔ٹرائل کورٹ نے مزید کہا کہ اس مد کے تحت کم از کم

رقم 26,000 روپے ہوگی۔ جواب دہندگان 1 سے 3 نے ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی اور ہائی کورٹ نے اسے قبول کرلیا۔اس طرح، اب پوزیشن یہ ہے کہ ٹرائل کورٹ کا فرمان صرف جواب دہندگان 4اور 5 کے خلاف ہے،لیکن جواب دہندگان 1 سے 3 کے خلاف الگ کردیا گیا ہے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے بیک وقت پایا ہے کہ زیر بحث ذیلی لیزصرف مدعاعلیہ نمبر 4 نے لیا تھا،مسٹرسرجو پرساد کی طرف سے اپیل کی گئی واحد بات یہ ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 4 سوراشٹر کول کنسرن میں شراکت دار ہونے کے ناطے،فرم کے تمام شراکت دار لیز کے تحت ذمہ دار ہیں کیونکہ فرم تسلیم شدہ طور پر تباہ شدہ کالری کے قبضے میں آ گئی تھی۔وہ بتاتے ہیں کہ جواب دہندگان 1 سے 3 کے مطابق بھی،وہ ذیلی لیز پر عمل درآمد کے فورا بعد تباہ شدہ کالری کے قبضے میں آ گئے،اور چاہتے ہیں کہ یہ عدالت اس سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ لیز حاصل کرنے سے پہلے ہی شراکت داری وجود میں آ چکی تھی۔تاہم، درج ذیل عدالتوں میں اپیل کنندہ کا معاملہ کبھی نہیں رہا ہے۔واحد مقدمہ جو اس نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ لیز تمام جواب دہندگان کی جانب سے مدعاعلیہ نمبر 4 نے لی تھی۔دوسرے لفظوں میں؛اس کا معاملہ یہ تھا کہ مدعاعلیہ نمبر 4 پارٹنرشپ فرم کے لیے بے نامدار تھا۔یہ صرف وہی معاملہ ہے جس سے جواب دہندگان کو ملنا تھا،اور ہمارے فیصلے میں،اپیل کنندہ کو اس مرحلے پر مکمل طور پر نیا مقدمہ بنانے کی اجازت دینا مناسب نہیں ہوگا۔اس کے علاوہ،انڈین پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 کی دفعہ 22 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کسی فرم کو کسی ایکٹ یا انسٹرومنٹ کے ذریعے پابند کرنے کے لیے فرم کی جانب سے کسی پارٹنر کے ذریعے عمل درآمد کیا جانا چاہیے یا انسٹرومنٹ کو فرم کے نام پر انجام دیا جانا چاہیے،یا کسی دوسرے طریقے سے فرم کو پابند کرنے کے ارادے کا اظہار یا اشارہ کیا جانا چاہیے۔ذیلی لیز پر فرم کے نام پر عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا،اور یہ درج ذیل عدالتوں نے پایا ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 4 نے لیز حاصل کرنے میں،فرم کی جانب سے کام نہیں کیا۔اصل میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ذیلی لیز حاصل کرنے میں،اس کے فریقین اس لین دین کے ذریعے فرم کو پابند کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔

اپنی دلیل کی حمایت میں،مسٹر سرجو پرساد نے کرمالی عبداللہ الارکیا بمقابلہ وورا کریجی جیونجی اور دیگر (1) کے فیصلے پر پختہ بھروسہ کیا ہے۔یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں غور کے لیے سوال یہ تھا کہ

آیا دونوں شراکت داروں میں سے کوئی ایک شراکت دار کی طرف سے کھینچی گئی ہنڈی پر ذمہ دار ہے حالانکہ ہنڈی فرم کے نام پر نہیں کھینچی گئی تھی۔ گوتھویٹ بمقابلہ ڈک ورتھ (2) کے فیصلے کے بعد پریوی کونسل نے فیصلہ دیا کہ دوسرا شراکت دار ذمہ دار ہوگا حالانکہ اس کے باوجود ہنڈی فرم کی جانب سے ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ تاہم، اس فیصلے سے اپیل گزار کو مدد نہیں ملتی، کیونکہ اگرچہ وہ لین دین جس کے سلسلے میں ہنڈی تیار کی گئی تھی، تسلیم شدہ طور پر شراکت داری کا لین دین تھا، لیکن ہمارے سامنے والے معاملے میں یہ پایا گیا ہے کہ لین دین، یعنی ذیلی لیز لینا، شراکت داری کی طرف سے نہیں تھا۔ اگلا کیس متھرا ناتھ چودھری بمقابلہ سرتجلت با گیشوری رانی اور دیگر (3) پر انحصار کرتا تھا۔ اس صورت میں، سوال یہ تھا کہ کیا فرم اپنے کسی شراکت دار کی طرف سے ادھار لی گئی رقم کے لیے ذمہ دار ہے۔ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی کہ یہ حقیقت کا سوال ہے اور ہر مخصوص کیس کے حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔ اس معاملے میں بھی، یہ پایا گیا کہ ذمہ داری شراکت داری کے کاروبار کے سلسلے میں شراکت داروں میں سے ایک کے ذریعے کیے گئے معاہدے پر پیدا ہوئی۔ اس لیے یہ معاملہ اس سے ملتا جلتا ہے جس کا ابھی اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تیسرا کیس جس پر انحصار کیا گیا ہے وہ پانڈری ویرنا بمقابلہ گرانڈی ویربھدر سوامی (4) ہے۔ اس صورت میں، سوال یہ تھا کہ کیا یہ حقیقت کہ کئی شراکت داروں میں سے ایک کو اپنے شراکت داروں کے خلاف حدود کو بچانے کی ذمہ داری کو تسلیم کرنے کا اختیار تھا، صرف براہ راست شواہد سے قائم کیا جانا تھا یا آس پاس کے حالات سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ آس پاس کے حالات سے اختیار کے وجود کو قائم کرنا جائز ہے۔ اس طرح یہ مقدمہ اپیل گزار کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اگلا کیس جس پر انحصار کیا گیا وہ لکشمی شنکر دیوشنکر بمقابلہ موتی رام وشنو رام وغیرہ تھا۔ (1)۔ وہاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جہاں ایک پارٹنر کی طرف سے فرم کے نام پر لیکن شریک پارٹنرز کے اختیار کے بغیر ادھار لی گئی رقم کو فرم کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے لاگو کیا گیا ہے، قرض دہندہ فرم کی طرف سے اس رقم کی ادائیگی کا ایکویٹی میں حقدار ہے جو وہ ظاہر کر سکتا ہے کہ اس طرح لاگو کیا گیا ہے اور یہی اصول اس رقم تک پھیلا ہوا ہے جو فرم کے کسی بھی جائز مقاصد کے لیے ادھار لی گئی اور درخواست دی گئی تھی۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ یہ معاملہ موجودہ معاملے کو کس طرح آگے بڑھاتا ہے، کیونکہ یہاں، ذیلی لیز فرم کے نام پر حاصل نہیں کیا گیا ہے۔ آخری کیس جس پر انحصار کیا گیا تھا وہ گوردھنداس چھوٹالال سیٹھ بمقابلہ مہنت شری رگھویر داسجی گنگارام جی (2) یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں فرم کو کمپنی کے ذریعے چلائی جانے والی فیکٹری کے

مقاصد کے لیے مینجنگ پارٹنر کے معاہدے کے قرضوں کا پابند قرار دیا گیا تھا۔ تمام شراکت داروں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا، کیونکہ لین دین مینجنگ پارٹنر نے شراکت داری کے کاروبار کے مقصد کے لیے کیا تھا۔ یہ معاملہ اس معاملے سے ملتا جلتا ہے جس کا ابھی اوپر ذکر کیا گیا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔

جناب سرجو پرساد نے رام کنکر بنرجی اور دیگر بمقابلہ ستیہ چرن سریمانی اور دیگر (3) اور راجہ سری سری جیوتی پرساد سنگھ دیو بہادور بمقابلہ سمویت ہنری سیڈن (1) میں دو دیگر فیصلوں کا بھی حوالہ دیا۔ ان معاملات میں، مدعا علیہان جو ذمہ دار بنائے جانے کی کوشش کر رہے تھے وہ لیز کے تفویض کردہ تھے، لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔ درحقیقت، مسٹر سرجو پرساد نے بالکل صحیح طور پر تسلیم کیا کہ جواب دہندگان 1 سے 3 کو اس بنیاد پر ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا کہ ان کے اور اپیل کنندہ کے درمیان جائیداد کی واقفیت تھی۔

لہذا ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ حکم نامہ صرف جواب دہندگان 4 اور 5 کے خلاف محدود ہونا چاہیے، اور اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کر دینا چاہیے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document